سوال

(289) نماز تراویح کا عشاء کے بعد پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز تراویح کا اصل وقت قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان فرمائیں۔ آج کل ہمارے ہاں حفاظ کرام عشاء کے فوراً بعد نماز تراویح پڑھاتے ہیں۔ کیا محمد رسول اللہﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عشاء کے فوراًبعد نماز تراویح پڑھا کرتے تھے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہو کہ صلاۃ اللیل ، قیام اللیل ، صلاۃ التہجد اور صلاۃ الوتر ایک ہی نماز کے متعدد نام ہیں اور اسی نماز کو رمضان المبارک میں قیام رمضان ، صلاۃ رمضان اور صلاۃ تراویح کہا جاتا ہے اس نماز کا وقت نماز عشاء سے فراغت سے لے کر صبح صادق تک ہے چنانچہ مشکوٰۃ میں بحوالہ مسلم موجود ہے :

«عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ ا ﷺ مَنْ خَافَ اَنْ لاَیَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ اَوَّلَه وَمَنْ طَمِعَ ۔ أَنْ یَقُوْمَ آخره فَلْیُوْتِرْ آخِرَ اللَّیْلِ فَاِنَّ صَلاَۃَ آخِرِ اللَّیْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَذٰلِکَ أَفْضَلُ»
رواہ مسلم باب الوتر المجلد الاول ص 395

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا جس آدمی کو یہ خوف ہے کہ وہ آخری رات کو اٹھ نہیں سکتا وہ پہلی رات میں وتر پڑھ لے اور جس کو یہ طمع ولالچ ہے کہ وہ آخری رات کو اٹھے گا وہ آخری رات کو اٹھ کر وتر پڑھے بے شک رات کے آخری حصہ کی نماز حاضر کی گئی ہے یہ افضل ہے''

مشکوٰۃ میں اسی صفحہ پر بحوالہ متفق علیہ درج ہے :

«وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مِنْ کُلِّ اللَّیْلِ اَوْتَرَ رَسُوْلُ ا ﷺ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَاَوْسَطِه وَآخِرِه ، وَانْتَهٰی وِتْرُه اِلَی السَّحَرِ» متفق علیه

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رات کے ہر حصے میں رسول اللہﷺ نے وتر پڑھا۔ رات کے شروع میں ، درمیان میں ، آخر میں اور آپ کے وتر کی انتہاء سحری تک تھی''

نیز مشکوٰۃ میں بحوالہ متفق علیہ مذکور ہے :

«عَنۡ عَائِشَۃَرَضی ا   عنہاقَالَتۡ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُصَلِّیۡ فِیۡمَا بَیۡنَ اَنۡ یَفۡرُغَ مِنۡ صَلاَۃِالۡعِشَائِ اِلَی الۡفَجۡرِاِحۡدٰی عَشۡرَۃَ رَکۡعَۃً یُسَلِّمُ مِنۡ کُلِّ رَکۡعَتَیۡنِ وَیُوۡتِرُ بِوَاحِدَۃ» (الحدیث) باب صلاۃاللیل الجلد الاول ص373

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''نبی ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے درمیان سے لے کر فجر تک گیارہ رکعت پڑھتے تھے ہر دو رکعتوں میں سلام پھیر تے تھے اور ایک وتر پڑھتے''

الحدیث'' یادرہے یہ حدیث اس سیاق کے ساتھ بخاری میں نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

نماز کا بیان ج1ص228

محدث فتویٰ